سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 22 جنوری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

ایس اینڈ جی اے ڈی، ٹرانسپورٹ ونگ میں موجود گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*151: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ٹرانسپورٹ ونگ میں اس وقت کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں اور کن کن عہدیداروں اور افسران کے زیر استعمال ہیں، ان کی تفصیل مع گاڑی و نمبر، انجن کی پاور، ماڈل، عہدیدار اور افسران کے نام بیان کئے جائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے پیٹرول، مینٹی ننس اور مرمت پر ماہانہ اخراجات بابت 2007 ایک سال کی تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 3 مئی 2008 تاریخ ترسیل 30 مئی 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں اس وقت 300 گاڑیاں موجود ہیں-ان کی تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) ان گاڑیوں کے پٹرول، مینٹی ننس اور مرمت پر ماہانہ اخراجات بابت 2006-07 کی تفصیل پرچم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

لاہور میں گریڈ17تا20 کے سرکاری ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کا مطالبہ

*240:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)حکومت لاہور میں سکیل 20،19،18،17 کے ملازمین کو سرکاری رہائش کس کس جگہ فراہم کرتی ہے،ان کالونیوں کے نام اوران میں گھروں یافلیٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ گھر/فلیٹ جن ملازمین کوالاٹ ہیں،ان کے نام، عہدہ، گریڈ، محکمہ اور تاریخ الاٹمنٹ کی تفصیل بتائیں نیز کتنے گھر کس کس جگہ اور کس کالونی میں خالی ہیں،ان کے نمبر بتائیں؟

(ج) ایسے کتنے سرکاری ملازم لاہور میں تعینات نہ ہیں اور گزشتہ ایک سال یااس سے زیادہ عرصہ سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ہیں،ان کے نام، عہدہ، گریڈ،تاریخ الاٹمنٹ اور وہ کب سے ان رہائش گاہوں میں غیر قانونی طور پر رہائش پذیر ہیں اور ان سے کرایہ کس شرح سے وصول کیا جارہاہے؟

(د)حکومت ان ناجائز رہائش پذیر افراد سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے کیااقدامات کررہی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2008 تاریخ ترسیل 28 مئی 2008)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) مطلوبہ فہرست تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جب کہ صرف سکیل 17 کے لئے کوئی خاص رہائش گاہیں مختص نہیں ہیں کیونکہ کیٹیگری 4-3 رومز سکیل 14تا17 کے ملازمین کے لئے مختص ہے-

(ب) مطلوبہ تفصیل "تتمہ ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-صرف جی او آر فور میں خوشنما 19، 20، 29 اور غزالی 12 خالی ہیں-

(ج) وفاقی حکومت کے ملازمین لاہور سے ٹرانسفر ہونے پر سرکاری رہائش اس وقت تک رکھ سکتے ہیں جب تک انہیں ان کی تعیناتی کی جگہ پر ان کی حیثیت کے مطابق سرکاری رہائش الاٹ نہیں ہو جاتی تاہم دیگر ملازمین لاہور سے ٹرانسفر ہونے پر مجاز اتھارٹی کی اجازت سے آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش گاہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو سرکاری ملازم مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد سرکاری رہائش گاہیں رکھے ہوئے ہیں انہیں قانون کے مطابق نوٹس جاری ہو چکے ہیں اور انہوں نے عدالتوں سے رجوع کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں-ان کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) سرکاری گھر خالی کروانے کے لئے عدالتوں میں مقدمات کی تندہی سے پیروی کی جاتی ہے اور عدالتوں کے فیصلوں کی روشنی میں غیر قانونی قابضین سے بذریعہ سپیشل مجسٹریٹ سرکاری گھر خالی کروالئے جاتے ہیں اور ان سے غیر قانونی دورانیہ کا کرایہ تنخواہ کا 60 فیصد بطور جرمانہ وصول کیا جاتا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2009)

ضلع سرگودھا میں ہائی کورٹ بنچ بنانے کا مسئلہ

*897: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا، میانوالی، بھکر، خوشاب وغیرہ کے لوگوں کو مقدمات کے سلسلے میں دور دراز سے سفر کر کے لاہور آنا پڑتا ہے جس سے انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع سرگودھا میں ملتان اور راولپنڈی کی طرح لاہور ہائی کورٹ کا بنچ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2008 تاریخ ترسیل 2 اگست 2008)

18 فروری 2008 سے 30 جون 2008 تک سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی صورتحال

*1017: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18 فروری 2008 سے 30 جون 2008 تک لاہور میں کتنے سرکاری ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں؟

(ب) ان سرکاری ملازمین نے الاٹمنٹ کیلئے درخواست کس تاریخ کو دی تھی اور ان کا ترجیحی نمبر کیا تھا؟

(ج) ان سرکاری ملازمین کے نام، گریڈ، محکمہ اور جو رہائش گاہ الاٹ کی گئی اس کے نمبر کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کن سرکاری ملازمین کو ان کے گریڈ سے اوپر اور کن کو ان کے گریڈ سے نیچے الاٹمنٹ کی گئی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان میں سے کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 12 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) 18 فروری 2008 سے 30 جون 2008 تک جو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئی ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں کوئی ترجیحی نمبر نہ ہے۔ یہ الاٹمنٹ "پہلے آئیے پہلے پائیے" کے اصول کے تحت الاٹ کی جاتی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس دوران کوئی Above or Below الاٹمنٹس نہیں ہوئیں۔

(ہ) اس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ الاٹمنٹس مجاز اتھارٹی نے ملازمین کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت کی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

*1100: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر ماڈل ٹاؤن، جی او آر نزد جناح ہسپتال اور جی او آر شادمان میں کتنے کتنے گھر ہیں علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے افسران جن کی ٹرانسفر ہو چکی ہے یا ریٹائر ہو چکے ہیں لیکن وہ پھر بھی مذکورہ رہائش گاہوں پر قابض ہیں اگر ہاں تو ان قابض ٹرانسفر ہونے والے افسران اور ریٹائرڈ افسران کی مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ایسے سی ایس پی افسران بھی مذکورہ سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ہیں جو لاہور کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا کسی دوسرے صوبے میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اگر ہاں تو کتنے عرصے سے وہ ناجائز قابض ہیں مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سرکاری رہائش گاہوں سے ناجائز قبضے ختم کروا کر حکومت میرٹ پر الاٹمنٹس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درکار تفصیل درج ذیل ہے:۔

GOR-IV ماڈل ٹاؤن لاہور

غزالی فلیٹ۔60

خوشنما۔180

<u>GOR-V بالمقابل جناح ہسپتال لاہور</u>

75 گھر صوبائی پول پر اور 25 سٹی گورنمنٹ کے پول پر ہیں۔

<u>GOR-III شادمان لاہور</u>

کل رہائش گاہیں: 381

(ب) درست ہے جو افسران الاٹمنٹ پالیسی میں دی گئی رعایت کے بعد سرکاری گھروں میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ تتمہ "الف" میں مذکورہ افسران کو پالیسی کے مطابق بے دخلی کے لیے نوٹس جاری کیے ہوئے ہیں جن میں سے ایک الاٹی نے عدالت سے رجوع کر کے حکم امتناہی حاصل کر لیا ہے جب کہ دیگر نے مجاز اتھارٹی سے مزید رہنے کی اجازت طلب کی ہوئی ہے۔ جونہی ان کا فیصلہ ہوتا ہے تو سرکاری رہائش گاہیں خالی کروا کر میرٹ پر الاٹ کر دی جائیں گی۔

(د) جیسا کہ جز "ج" میں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)</u>

<u>صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران کے مسائل</u>

*1101: <u>میاں نصیر احمد</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں کتنے پی سی ایس افسران گریڈ 18، 17 میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں؟

(ب) پی سی ایس افسران کی ترقی کس طریقہ کار کے مطابق کی جاتی ہے مکمل تفصیل سے ایوان میں وضاحت فرمائی جائے؟

(ج) کیا سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی سے پی سی ایس افسران کی ترقی متاثر ہوئی ہے اگر ہاں تو اس کے لئے حکومت کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیاپی سی ایس افسران کی ترقی کے لئے بورڈ میٹنگ کرتا ہے اگر ہاں تو یہ میٹنگ کتنے عرصہ بعد منعقد کی جاتی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 28 اگست 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سیکشن ایڈ من II کے زیر انتظام گریڈ 17، گریڈ 18 (کچا) (ایکس اے سی رینک) میں بالترتیب 468 اور 49 آفیسرز محکمہ مال میں مختلف امور سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) پی سی ایس آفیسرز کی ترقی پی ایم ایس رولز کے مطابق کی جاتی ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سی ایس پی آفیسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی سے پی سی ایس آفیسران کی ترقی متاثر نہیں ہوتی کیونکہ سی ایس پی آفیسرز کے لئے بی ایس 17 میں صرف 72 سیٹیں مختص ہیں اور اس وقت صرف چالیس آفیسرز کام کر رہے ہیں۔

(د) جی ہاں پی سی ایس آفیسرز کی ترقی صوبائی سیلیکشن بورڈ-II، ایس اینڈ جی اے ڈی کے ذریعے کی جاتی ہے اس کے اجلاس کے انعقاد کے لئے کوئی مخصوص عرصہ مقرر نہ ہے۔ تاہم ترقی کے لئے دستیاب اسامیوں پر ترقی کے اہل آفیسرز کا کیس ان کا سروس ریکارڈ مکمل ہونے پر پی ایس بی II کی کسی بھی میٹنگ میں رکھا جاتا ہے جو وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ مزید براں پی سی ایس 104 آفیسرز کی ترقی کے لئے کیس پی ایس بی II کی میٹنگ منعقدہ 29-9-2008 میں کنسیڈر ہو چکا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 اکتوبر 2008)</u>

آؤٹ آف ٹرن الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیلات

*2029: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2002 تا 2007 آؤٹ آف ٹرن بے شمار ملازمین کو گھر الاٹ کئے جس کی وجہ صرف یہ بتائی گئی کہ مذکورہ ملازمین کو گھر کی سخت ضرورت ہے؟

(ب) موجودہ حکومت کے دور میں کتنے ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن گھر الاٹ کئے گئے اور یہ کونسی کیٹیگری کے تھے نیز وحدت کالونی ہاؤس نمبر 38 بلاک او کس ملازم کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ ہوا ہے اور یہ کس کے حکم سے کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ حکومت کی طرح موجودہ حکومت نے بھی پالیسی سے ہٹ کر آؤٹ آف ٹرن گھر الاٹ کرنا شروع کر دیئے ہیں جو کہ غریب ملازمین کے ساتھ ظلم ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقہ حکومت کے غیر قانونی آؤٹ آف ٹرن بااثر ملازمین کے کوارٹر کی الاٹمنٹ کینسل کرنے اور 15 / 20 سال سے انتظار میں بیٹھے لوگوں کو میرٹ پر گھر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2002 تا 2007ء، 270 آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس صوابدیدی اختیار استعمال کرتے ہوئے کیں۔

(ب) موجودہ حکومت نے اب تک، جو گھر آؤٹ آف ٹرن الاٹ کیے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ کوارٹر نمبر 38-O وحدت کالونی عثمان سکندر، سیکورٹی اسسٹنٹ، پنجاب اسمبلی کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر آؤٹ آف ٹرن الاٹ کیا گیا ہے۔

(ج)اس حد تک درست ہے کہ موجودہ حکومت نے آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی ہیں مگر یہ الاٹمنٹس مجاز اتھارٹی نے اپنا صوابدیدی اختیار استعمال کرتے ہوئے کی ہیں۔

(د)موجودہ حکومت نے سابقہ حکومت کی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد خلاف ضابطہ الاٹمنٹس کینسل کردی تھیں جن کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں متواتر میرٹ پر گھر الاٹ کیے جارہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2نومبر 2009)

سرکاری ملازمتوں میں غیر مسلموں کا کوٹہ

*2411:جناب جوئیل عامر سہوترا:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)صوبہ کے تمام سرکاری اداروں میں سینیٹری ورکرز بھرتی کا کرائٹیریا کیا ہے؟

(ب)کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف سرکاری اداروں میں سینیٹری ورکرز صرف غیر مسلم ہی بھرتی کئے جاتے ہیں؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اداروں میں سینیٹری ورکرز کے علاوہ دوسری اسامیوں پر غیر مسلموں کو بھرتی نہیں کیا جاتا؟

(د)اگر جزو"ب"اور"ج"کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ پالیسی غیر مسلموں سے مساوی سلوک کے مترادف نہیں ہے۔کیا حکومت اس فرق کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 5دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22جنوری 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)سینیٹری ورکرز اور دیگر اسامیوں پر بھرتی متعلقہ سروس رولز کے مطابق کی جاتی ہے۔کنٹریکٹ بھرتی پالیسی 2004ء کے مطابق تمام مجاز حکام پابند ہیں کہ وہ خالی اسامیاں سروس رولز کی شرائط کے مطابق پر کریں۔

(ب)جی نہیں۔سروس رولز کی شرائط پر پورا اترنے والا پنجاب کا کوئی بھی شہری اس اسامی پر بھرتی ہو سکتا ہے۔اس سلسلہ میں کسی قسم کا نسلی اور مذہبی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ مزید برآں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حکومت پنجاب کے مراسلہ

نمبر SOR-IV(S&GAD)10-1/2003 مورخہ
13 فروری 2009ء (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) میں واضح طور پر تمام مجاز افسران کو آگاہ کر دیا ہے کہ خالی اسامیوں کا اشتہار جاری کرتے وقت کسی مخصوص طبقہ یا مذہب کے پیروکار کی اہلیت یا ترجیح کا ذکر نہ کیا کریں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سینٹری ورکرز کے علاوہ دیگر خالی اسامیوں پر بھرتی متعلقہ سروس رولز کے مطابق کی جاتی ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب کی ہدایت مورخہ 13 فروری 2009ء اور آئین کے آرٹیکل نمبر 27 کی عبارت سے تمام افسران آگاہ ہیں جس میں کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک سے منع کیا گیا ہے۔ اس لئے غیر مسلم بھی دیگر اسامیوں پر تقرری کے اہل ہیں بشرطیکہ وہ سروس رولز کی شرائط پر پورا اترتے ہوں۔

(د) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق غیر مسلموں سے قطعاً امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 31 اکتوبر 2009)</u>

<u>حکومت کی طرف سے بنائی گئی ٹاسک فورس کی تفصیلات</u>

*2467: <u>جناب محمد یار ہراج</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2008 سے 30 نومبر 2008 تک مختلف معاملات سے نمٹنے کے لئے حکومت نے کتنی ٹاسک فورس بنائیں ہر ٹاسک فورس کا نام، فنکشنز اور دائرہ کار / اختیار کی وضاحت کی جائے، ہر ٹاسک فورس کی محکمہ کے ساتھ کوآرڈینیشن اور اختیارات کی تقسیم کی وضاحت کی جائے؟

(ب) ہر ٹاسک فورس کے سربراہ کا نام اور ممبران و دیگر عہدہ داران کے نام اور عہدے بیان کئے جائیں کس کے حکم سے بنائی گئیں نیز اگر نوٹیفکیشن جاری ہوا تو اس کی نقل ایوان کو مہیا کی جائے؟

(ج) ہر ٹاسک فورس پر آج تک اخراجات کی تفصیل بتائی جائے، یہ خرچہ کس مد سے اور کس قانون کے تحت کیا جا رہا ہے؟

(د) ہر ٹاسک فورس کی کارکردگی کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت ہر ٹاسک فورس کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2009)

لاہور پنجاب سول سیکرٹریٹ کی متعدد عمارات کو منہدم کرنے کی تفصیلات

*2566: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بہت سی عمارات وپورشنز کو گرایا گیا اور گرایا جا رہا ہے۔ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پنجاب سول سیکرٹریٹ میں گرائی جانے والی عمارات وپورشنز کو کب تعمیر کیا گیا تھا اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) پنجاب سول سیکرٹریٹ کی رینوویشن پر کتنی لاگت آرہی ہے، اس کے لئے کیا پلان ہے اور کب تک یہ مکمل ہو جائیگی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ پنجاب میں بہت سے تاریخی / پرانے درخت کاٹ دیئے گئے ہیں، ان کی تعداد، قسمیں اور کب لگائے گئے تھے؟

(ہ) کیا یہ اربوں روپے کا خرچہ پنجاب سول سیکرٹریٹ کو خوبصورت بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے، کیا یہی رقم کسی پسماندہ ضلع مثلاً پاکپتن کی غربت، جہالت ختم کرنے کے لئے خرچ نہ ہو سکتی تھی؟

(تاریخ وصولی 5 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 25 فروری 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب سول سیکرٹریٹ کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور عمارتوں کو اصلی حالت میں بحال کرنے کیلئے تجاوزات اور دفاتر کے اضافی تعمیر شدہ پورشنز کو گرایا گیا ہے۔ نیز وہ عمارتیں جنہیں شکست وریخت اور خستہ حالی کیوجہ سے انسانی استعمال کیلئے خطرناک قرار دیا گیا تھا وہ بھی مسمار کر دی گئی ہیں۔ان گرائی جانے والی عمارتوں میں

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے دفاتر، موٹر ٹرانسپورٹ ونگ کی عمارت اور پرانے گراج، پولیس گارڈ و یوٹیلیٹی سٹور کی عمارت اور پچاس کے قریب پرانے رہائشی کوارٹر شامل ہیں۔

(ب) پنجاب سول سیکرٹریٹ کی عمارات میں تجاوزات اور اضافی پورشنز کی تعمیر گزشتہ پچاس سال میں مختلف ادوار میں اور ضرورت کے مطابق بغیر کسی مصدقہ نقشے کے تعمیر کی گئی تھی اور اتنا پرانا ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔

(ج) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کی رینوویشن برائے مالی سال 10-2009 سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جو سکیمیں شامل کی گئی ہیں انکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پلان کے مطابق یہ تمام سکیمیں موجودہ مالی سال میں مکمل ہونی ہیں بشرطیکہ سکیموں کی منظوری اور فنڈز فراہم کئے گئے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ صرف پیپل کے دو پرانے درخت جو کھوکھلے ہو چکے ہیں اور کسی بھی وقت گر سکتے تھے، گرایا گیا ہے۔ کچھ ایسے چھوٹے درخت جو ایسی عمارتوں کے پاس تھے جو بغیر کسی منصوبہ بندی کے بنائی گئی تھیں انہیں کاٹا گیا ہے۔ البتہ انکی جگہ بہت سے نئے درخت سیکرٹریٹ میں لگا دیئے ہیں۔

(ہ) کسی بھی تاریخی عمارت کی اہمیت کے پیش نظر اس کی بحالی اور دیکھ بھال پر اٹھنے والا خرچہ قواعد و ضوابط کی پابندی اور متعلقہ فورم کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے ضلعی حکومتوں کے ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کا کسی دوسرے منصوبے سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

(تاریخ وصولی جواب 31 اکتوبر 2009)

گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے لئے وظیفہ کی تفصیلات

*2648: چودھری عبداللہ یوسف: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 16 گریڈ کے اوپر سرکاری ملازمین کے بچوں کو Benevolent fund سے وظیفہ مبلغ 14 ہزار جبکہ نان گزیٹڈ سٹاف کو صرف 3 ہزار روپیہ ملتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس تفاوت کی وجہ کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ دونوں کیٹیگریز کے لئے 14 ہزار روپے ماہوار وظیفہ کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 5 فروری 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبائی بہبود فنڈ بورڈ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول برائے جریدی (گزٹیڈ) ملازمین اور حصہ دوئم برائے غیر جریدی (نان گزٹیڈ) ملازمین۔ حکومت پنجاب کے تمام ملازمین ہر ماہ اپنی تنخواہ سے بہبود فنڈ کی مد میں سے 3 فیصد کٹوتی کرواتے ہیں۔ کٹوتی کی یہ رقم اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر کے ذریعے اول اور حصہ دوئم کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ موصول ہوتی ہے اور آمدنی اور خرچ کا حساب بھی الگ الگ رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ملازمین اور ان کے خاندان کے افراد کو بہبود فنڈ سے مندرجہ ذیل گرانٹس درخواست دینے پر جاری کی جاتی ہیں۔

1- ماہانہ امداد 2- شادی گرانٹ

3- تجہیز و تکفین گرانٹ 4- تعلیمی وظائف

5- الوداعی گرانٹ (صرف جریدی ملازمین کے لئے)

جریدی اور غیر جریدی ملازمین کی بہبود فنڈ سے گرانٹس کا تعین ان کی بہبود فنڈ کی کٹوتی سے حاصل ہونے والی رقم کے مطابق کیا جاتا ہے اور حکومت پنجاب اس سلسلے میں کوئی فنڈ، گرانٹ یا بجٹ فراہم نہیں کرتی۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ جریدی اور غیر جریدی ملازمین کی بہبود فنڈ سے گرانٹس کا تعین ان کی بہبود فنڈ کی کٹوتی سے حاصل ہونے والی رقم کے مطابق کیا جاتا ہے اور حکومت پنجاب اس سلسلے میں کوئی فنڈ، گرانٹ یا بجٹ فراہم نہیں کرتی۔ مزید برآں حصہ دوم کو اس وقت مالی خسارے کا سامنا ہے۔ لہذا صوبائی بہبود فنڈ بورڈ غیر جریدی ملازمین کے بچوں کو وظیفہ کی مالیت میں اضافے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2764: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کب اور کس کے حکم کے تحت بنایا گیا؟

(ب) اس ادارے کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس ادارے کے لاہور میں دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ادارے کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ سال وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ (PBIT) وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر بنایا گیا۔ اس کے لئے سمری محکمہ کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی طرف سے منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو مورخہ 26-12-2008 کو بھیجی گئی۔ اس سمری کی منظوری مورخہ 30-12-2008 کو دے دی گئی اس منظوری کے بعد مورخہ 19 جنوری 2009 کو نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ جس کے تحت PBIT کا ادارہ معرض وجود میں آیا (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) بعد ازاں اس بورڈ کو باقاعدہ ایک کمپنی کے طور پر 31-01-2009 کو جائنٹ رجسٹرار آف کمپنیز کے پاس رجسٹر کرایا گیا۔

(ب) اس ادارے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

1 وفاق اور صوبائی حکومتوں کی تجارت اور انویسٹمنٹ پالیسیوں کو عملی جامع پہنایا۔

2۔ وفاقی حکومت کی پالیسیوں پر عملدرآمد کے لئے بورڈ آف انویسٹمنٹ اسلام آباد کی معاونت کرنا۔

3۔ پنجاب کے لئے معاشی ترقیاتی پلان کی تیاری کرنا۔

4۔ پنجاب میں انویسٹمنٹ کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا۔

5۔ پنجاب کو اندرونی / بیرونی انویسٹرز کے لئے نمایاں کرنا۔

6۔ بزنس کمیونٹی کو پنجاب کے معاشی ترقیاتی پلان کے لئے قائل کرنا۔

7-انویسٹرز کے لئے ون ونڈو آپریشن کے قیام میں معاونت کرنا۔

8-پنجاب کی ایکسپورٹ انڈسٹری کو مضبوط کرنا۔

9-حکومت اور بزنس مین کے درمیان اختلافات کو دور کرنا۔

10-ایک ایسے فورم کا قیام کرنا جہاں پر لوگ بزنس کے حوالے سے نئے مواقع کی نشان دہی کریں۔

11-پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کی پارٹنرشپ سے انویسٹمنٹ کے لئے نئی راہیں کھولنا۔

12-پنجاب کی ایکسپورٹ کو بڑھانا۔

13-معاشی ترقی کے لئے پرائیویٹ سیکٹر اور ٹریڈ باڈیز کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنا۔

14-انفرادی انویسٹمنٹ تجاویز کا جائزہ لینا۔

(ج) اس ادارے کا دفتر چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں قائم کیا گیا ہے اور اس کو عارضی طور پر 9 کلب لین جی او آر 1 الاٹ کی گئی تھی۔

(د) اس ادارے کا قیام چونکہ 19 جنوری 2009 کو عمل میں لایا گیا لہذا 08-2007 میں اس کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ تاہم اس ادارے کے سال 09-2008 کے لئے سو ملین روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2009)</u>

<u>پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات</u>

*2765: <u>جناب محمد نوید انجم</u>: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) لاہور میں ان اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے ڈھانچہ کی تشکیل ہو رہی ہے تاحال وائس چیئرمین / چیف ایگزیکٹو آفیسر اور جملہ ڈائریکٹرز کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل نوٹیفیکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) تاحال مسٹر ہارون خواجہ کی بطور وائس چیئرمین / چیف ایگزیکٹو آفیسر پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ تقرری ہوئی ہے وہ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 14 مئی 2008)

کلاس فور ملازمین کے پروموشن کوٹہ میں اضافے کا معاملہ

*2886: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خاں: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری دفاتر میں کلاس فور (4-1) کا اگلے گریڈ میں ترقی کا کوٹہ 20 فیصد مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے عرصہ دراز سے اس میں اضافہ نہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس فور کے میٹرک تا بی اے ملازمین اپنے اپنے محکموں میں انتہائی جانفشانی سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور ترقی نہ ہونے کی وجہ سے بہت مایوس ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کوٹے کو 20 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کر کے ان کی دادرسی کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2009 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔پنجاب سیکرٹریٹ (منسٹریل پوسٹس) سروس رولز 1982 کے تحت جونئیر کلرکس کی بھرتی میں 10 فیصد کوٹہ کلاس فور ایمپلائز (صرف ریسٹورر اور دفتری) کے لئے مختص تھا۔(تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) بعدازاں نوٹیفیکیشن نمبری SOR-III-2-28/90 مورخہ 20-10-1992 اور 25-05-1993 کے تحت جونیئر کلرکس کی بھرتی میں یہ کوٹہ بڑھاکر 20 فیصد کر دیا گیا۔(تتمہ "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اور تمام کلاس فور ایمپلائز (BS1-4) جو بصورت دیگر جونیئر کلرکس کی پوسٹ کے لئے اہل ہوں کو اس پروموشن کا اہل قرار دے دیا گیا جو تاحال نافذ العمل ہے۔

نوٹ: مزید برآں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ سال 2004 میں نئی ریکروٹمنٹ پالیسی متعارف کروائی گئی ہے جس کے مطابق دیگر ملازمین کی طرح کلاس فور ملازمین کی بھرتی بھی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جارہی ہے۔کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے کلاس فور ملازمین کے لئے 20 فیصد کوٹہ کے تحت ترقی کی گنجائش موجود نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔جب اسامیاں میسر ہوتی ہیں تو بصورت دیگر جونیئر کلرکس کی پوسٹ کے لئے اہل کلاس فور ملازمین کو 20 فیصد کوٹہ کے تحت بلاتاخیر بطور جونیئر کلرک ترقی دے دی جاتی ہے۔ 1991 تا 2008، 181 کلاس فور ملازمین کو مذکورہ کوٹہ کے تحت بطور جونیئر کلرک ترقی دی جاچکی ہے جس کی تفصیل (تتیمہ "د" ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے) 2008 میں 20 کوٹہ کے تحت ترقی پانے کے لئے 98 امیدواروں نے ٹائپنگ ٹیسٹ میں حصہ لیا اور 54 امیدواروں نے ٹائپنگ ٹیسٹ پاس کیا۔اس وقت صرف 43 اسامیاں 20 فیصد کوٹہ کے تحت موجود تھیں جن پر 43 امیدواروں کو سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دے دی گئی۔اس طرح ریکارڈ کے مطابق 20 فیصد کوٹہ کے تحت ترقی پانے والے صرف 11 امیدوار باقی بچے ہیں جن کو مستقبل قریب میں میسر خالی اسامیوں پر اہلیت کی بنیاد پر ترقی دے دی جائے گی۔

(د) ضرورت نہ ہے۔کیونکہ پنجاب سول سیکرٹریٹ میں 20 فیصد کوٹہ کے تحت ترقی پانے والے صرف 11 امیدوار باقی ہیں۔جن کو بھی مستقبل قریب میں اہلیت کی بنیاد پر خالی اسامیوں پر ترقی دے دی جائے گی۔ 2004 سے نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے اجرأ

کے بعد کلاس فور ملازمین کی بھرتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر متعارف کرائی گئی ہے جس کے مطابق کلاس فور ملازمین کے لئے 20 فیصد کوٹہ کے تحت ترقی کی گنجائش موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2009)

بالائی عمر کی حد 38 سال مقرر کرنے کا معاملہ

*2890: جناب جاوید حسن گجر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عمر کی بالائی حد گزرنے کی بناء پر ہزاروں اہل امیدواران سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے کے موجودہ (Criteria) پر پورے نہ اترتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر سرکاری ملازمت کے لئے بالائی عمر کی حد 38 سال مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2009 تاریخ ترسیل 4 اپریل 2008)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست نہ ہے۔ ہر پوسٹ کے لئے عمر کی بالائی حد اس پوسٹ کے لئے مجوزہ تعلیمی استعداد اور تجربہ کو مد نظر رکھ کر مقرر کی جاتی ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر SORI(S&GAD)9-36/81 مورخہ 4-11-2006 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تمام District Coordination Officers اور Administrative Secretaries کو اختیار دے رکھا ہے کہ وہ عمر کی بالائی حد میں پانچ سال تک رعایت بذریعہ اشتہار اخبار دے سکتے ہیں۔ اس رعایت سے صوبہ بھر میں ہزاروں امیدواران سرکاری ملازمتوں کے حصول کے لئے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(ب) چونکہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز اور ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز کو عمر کی بالائی حد میں پانچ سال کی رعایت کا اختیار پہلے ہی دے دیا گیا ہے اس لئے حکومت پنجاب کا عمر کی بالائی حد میں مزید رعایت دینے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اپریل 2009)

فیصل آباد میں پی پی ایس سی کا دفتر و امتحانی مرکز قائم کرنے کے مقاصد

*2905:رانا آصف محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کا کوئی دفتر اور امتحانی مرکز قائم نہیں کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فیصل آباد میں پی پی ایس سی کا برانچ آفس اور امتحانی مرکز قائم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) فیصل آباد میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کا کوئی دفتر اور امتحانی مرکز نہیں ہے۔

(ب) سیکرٹری پنجاب پبلک سروس کمیشن کے مطابق اگر گورنمنٹ آف پنجاب وسائل مہیا کرتی ہے تو پی پی ایس سی کو فیصل آباد میں علاقائی دفتر اور امتحانی مرکز قائم کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔تاہم فیصل آباد میں علاقائی دفتر اور امتحانی مرکز قائم کرنے کی صورت میں پنجاب کی باقی تمام ڈویژنز میں بھی دفاتر اور امتحانی مراکز قائم کرنا پڑیں گے جب کہ وسائل عدم دستیابی کی وجہ سے صوبہ فی الحال اس کا متحمل نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

راولپنڈی اینٹی کرپشن آفس میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2922:جناب شہر یار ریاض: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) راولپنڈی میں کل کتنے اینٹی کرپشن کے افسر و ملازم ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں میں اس دفتر نے کتنے کیس رجسٹر کئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 فروری 2009 تاریخ ترسیل 11 مئی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) راولپنڈی میں اینٹی کرپشن کے کل افسر و ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

افسر 22، ملازم 136 = 158 (کل تعداد)

(ب) پچھلے دو سالوں میں اس دفتر میں کل 169 کیس رجسٹر ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2009)

اینٹی کرپشن گوجرانوالہ اور لاہور ریجن میں سرکاری ملازمین کے خلاف درخواستوں کی تفصیلات

*3059: محترمہ آمنہ الفت: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن میں سرکاری ملازمین کے خلاف جنوری 2008 تا 10 مارچ 2009 گوجرانوالہ اور لاہور ریجن میں کل کتنی درخواستیں جمع کروائی گئیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ متذکرہ درخواستوں کی انکوائری کروانے پر کچھ درخواستیں جھوٹی بھی پائی گئیں، اگر ہاں تو ایوان کو ان جھوٹی درخواستوں کی فہرست فراہم کی جائے؟

(ج) متذکرہ بالا عرصہ میں کل کتنی درخواستیں سچی ثابت ہوئیں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ جھوٹی درخواست پائی جانے پر درخواست دہندہ کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن بھی کوئی کارروائی کرتا ہے، اگر ہاں تو کس قانون اور ضابطے کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور جھوٹی درخواست دینے والے کو کیا سزا دی جاتی ہے؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ اور لاہور ریجن میں جھوٹی درخواست ثابت ہونے کے بعد سرکاری ملازمین نے محکمہ اینٹی کرپشن کو جھوٹی درخواست دینے والے کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کے لئے درخواست دی، اگر ہاں تو کتنے سرکاری ملازمین نے درخواست دی؟

(و) گوجرانوالہ اور لاہور ریجن میں متذکرہ بالا عرصہ میں صوبائی ملازمین کے خلاف دی گئی جھوٹی درخواستوں پر محکمہ اینٹی کرپشن نے اپنے طور پر بھی کوئی کارروائی کی ہے، اگر ہاں تو کس کس جھوٹے درخواست دہندہ کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے، اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 7 مئی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن میں سرکاری ملازمین کے خلاف جنوری 2008 تا 10 مارچ 2009 گوجرانوالہ اور لاہور ریجن میں کل 4783 درخواستیں جمع کروائی گئیں۔

(ب) ہاں گوجرانوالہ اور لاہور ریجن کل 1279 درخواستوں میں درخواست دہندہ الزامات ثابت نہ کر سکا جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل 632 درخواستیں متذکرہ بالا عرصہ میں سچی ثابت ہوئیں۔

(د) جھوٹی درخواست ہائے ثابت ہونے پر درخواست دہندہ کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن کارروائی تجویز تحریر کر کے متعلقہ علاقہ مجسٹریٹ صاحب کو برائے کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ بھجوائی جاتی ہیں۔کل درخواست دہندگان 185 کے خلاف کارروائی کی تجویز ارسال کی گئی ہے۔

(ہ) نہیں۔

سرکاری ملازم خود جھوٹی درخواست دینے والے کے خلاف ہرجانہ کارروائی دائر کر سکتے ہیں۔

(و) محکمہ اینٹی کرپشن خود کارروائی کرنے اور سزا دینے کا مجاز نہ ہے۔تاہم جھوٹی درخواست ثابت ہونے پر لاہور اور گوجرانوالہ میں جنوری 2008 تا مارچ 2009 میں محکمہ اینٹی کرپشن نے متعلقہ مجسٹریٹ کو کارروائی زیر دفعہ 182 ت پ تجویز کر کے بھجوائیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 17 مئی 2009)</u>

<u>صوبہ پنجاب میں انٹی کرپشن کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*3137: <u>جناب محمد محسن خاں لغاری:</u> کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ اینٹی کرپشن کے کس کس شہر میں دفاتر موجود ہیں؟

(ب) سال 2007 اور 2008 میں سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں کل کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(ج) متذکرہ عرصہ میں انکوائری کے بعد سرکاری ملازمین سے کتنی رقم وصول کی گئی؟

(د) کیا سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت لینے کے حوالے سے جھوٹی درخواستیں بھی وصول ہوئیں اگر ہاں تو جھوٹی درخواست دینے والے کے خلاف کس قانون کے تحت کیا کارروائی کی گئی اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 1 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں اینٹی کرپشن کے دفاتر مندرجہ ذیل شہروں میں کام کر رہے ہیں:-

1-لاہور، 2-قصور، 3-شیخوپورہ، 4-اوکاڑہ، 5-ننکانہ صاحب، 6-گوجرانوالہ، 7-سیالکوٹ، 8-گجرات، 9-منڈی بہاؤالدین، 10-حافظ آباد، 11-نارووال، 12-راولپنڈی، 13-جہلم، 14-چکوال، 15-اٹک، 16-فیصل آباد، 17 جھنگ، 18-ٹوبہ ٹیک سنگھ، 19-سرگودھا، 20-بھکر، 21-میانوالی، 22-خوشاب، 23-ملتان، 24-لودھراں، 25-خانیوال، 26-ساہیوال، 27-پاکپتن، 28-وہاڑی، 29-بہاولپور، 30 بہاولنگر، 31-رحیم یار خان، 32-ڈیرہ غازی خان، 33-مظفر گڑھ، 34-لیہ، 35-راجن پور

(ب) سال 2007 اور 2008 میں سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں اینٹی کرپشن پنجاب میں کل 42581 درخواستیں وصول ہوئیں۔

(ج) متذکرہ عرصہ میں انکوائری / تفتیش کے بعد سرکاری ملازمین سے درج ذیل رقم وصول کی گئی۔ کل ریکوری (روپوں میں):

سال	2007	2008
بالواسطہ	271455000/-	37896000/-
بلاواسطہ	4932795000/-	325802000/-

کل ریکوری	5204250000/-	363698000/-

(د) یہ درست ہے کہ جھوٹی شکایات بھی موصول ہوئی ہیں اور دفعہ 182 تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ لیکن عملی طور پر چونکہ صلح یا راضی نامہ کی بنا پر درخواستیں داخل دفتر کی جاتی ہیں اور درخواست کا سچا یا جھوٹا ہونا حتمی طور پر ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے 182 کی کارروائی کی نوبت نہ آتی ہے۔ اگر درخواست جھوٹی ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں 182 کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جون 2009)

جی او آر لاہور کی رہائش گاہوں کی تزئین و آرائش کی تفصیلات

*3397: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گزشتہ چار سال کے دوران جی او آر لاہور میں آفیسران کی رہائش گاہوں کی تزئین و آرائش پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل گھر وائز سالانہ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

جی او آر لاہور میں گزشتہ چار سالوں میں افسران کی رہائش گاہوں کی تزائین و آرائش پر جتنی رقم خرچ کی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2009)

جی او آر لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین و دیگر تفصیلات

*3398: جناب وسیم افضل گوندل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گزشتہ دو سالوں کے دوران جن سرکاری ملازمین کو جی او آر لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ اور محکمہ جات بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے گھر (سرکاری رہائش گاہیں) آؤٹ آف ٹرن الاٹ ہوئے ان کے نمبر اور الاٹی کا نام و عہدہ بتائیں؟

(ج) اس وقت جی او آر لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی ہیں؟

(د) کتنی رہائش گاہوں پر کن کن ملازمین نے ناجائز قبضہ کرر کھاہے ان کے نام وعہدہ، گریڈ بتائیں، نیز یہ کب سے ناجائز قابض ہیں اوران سے یہ رہائش گاہیں خالی نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں ؟

(ہ)ان ناجائز قابضین سے کرایہ کس شرح سے وصول کیا جارہا ہے ؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) گزشتہ دو سالوں میں جی۔او۔آر ا لاہور میں جن سرکاری ملازمین کو الاٹمنٹس کی گئیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی۔او۔آر ا میں صرف انتظامی سیکرٹری صاحبان یا ممبران بورڈ آف ریونیو کو الاٹ کی جاتی ہیں۔یوں کوئی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس نہیں ہوئیں۔

(ج)اس وقت جی۔او۔آر ا لاہور میں کوئی رہائش گاہ خالی نہیں ہے۔

(د) جی۔او۔آر ا میں رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم مجاز اتھارٹی کی منظوری سے حسب ضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔

(ہ)ناجائز قابضین سے بنیادی تنخواہ کا 60% بطور جرمانہ (Penal Rent) وصول کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3413: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعداد کتنی ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2007 کے مطابق حکومت نے تمام ممبران ریٹائرڈ سرکاری افسران میں سے مقرر کئے ہیں ؟

(ج) ممبران کی تعیناتی / سیلیکشن کیلئے کیا طریقہ کار / قواعد وضوابط ہیں آگاہ فرمائیں ؟

(د) ممبر کے انتخاب کیلئے کیا Criteria مقرر کیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن میں چیئرمین سمیت 12 ممبران کام کر رہے ہیں جبکہ حکومت کی طرف سے مقررہ تعداد بشمول چیئرمین 16 ہے۔

(ب) تمام تقرریاں حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ج) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ممبران کی تعیناتی گورنر پنجاب طریقہ کار درج از پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978ء کے مطابق کرتے ہیں۔

(د) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے آرڈیننس کے مطابق ممبر کے انتخاب کیلئے مندرجہ ذیل Criteria مقرر کیا گیا ہے۔

(الف) کمیشن کے کم از کم آدھے ممبران بنیادی پے سکیل نمبر 21 اور 22 کے رہے ہوں۔

مزید برآں کوئی بھی حاضر سروس سرکاری افسر ممبر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) کم از کم ایک ممبر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں سے ہو گا۔

(i) اعلیٰ عدلیہ سے ریٹائرڈ جج

(ii) آرمڈ فورسز کے میجر جنرل یا اس کے مساوی عہدہ کے ریٹائرڈ آفیسر

(iii) خواتین اور پرائیویٹ سیکٹر میں سے صوبائی حکومت کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق تعلیم اور تجربہ کے حامل افراد۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2009)

وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3415: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کے کتنے ایڈوائزر، خصوصی اسسٹنٹ اور پولیٹیکل سیکریٹریز ہیں انکے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب)مذکورہ بالاعہدیداران کتنی کتنی تنخواہیں ودیگر مراعات گورنمنٹ سے لے رہے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالاعہدیداران نے اپنی تعیناتی سے لیکراب تک کیا کیاخدمات سرانجام دی ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)وزیراعلیٰ پنجاب کے پانچ ایڈوائزر، دو خصوصی اسسٹنٹ اور ایک پولیٹیکل سیکریٹری مقرر کیئے گئے ہیں-ناموں کی لسٹ ضمیمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب)قمرالزماں بطور پولیٹیکل سیکرٹری اعزازی بنیاد پر کام کررہے ہیں-ایڈوائزراور خصوصی اسسٹنٹ کی تنخواہوں اور دیگر مراعات کاپیکج بالترتیب ضمیمہ "ب"اور"ج" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے-

(ج)مذکورہ بالاعہدیداران وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق تفویض کردہ امور سرانجام دیتے ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 3 نومبر 2009)

محکمہ میں گاڑیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3483:جناب طاہر اقبال چودھری:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ٹرانسپورٹ ونگ میں اس وقت کل کتنی گاڑیاں موجودہیں اور کن کن عہدیداروں اور افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل مع گاڑی نمبر انجن کی پاور ماڈل عہدیدار اور افسران کے نام بیان کیے جائیں؟

(ب)ان گاڑیوں کے پٹرول مینٹی ننس اور مرمت پر ماہانہ اخراجات بابت 2008 ایک سال کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کتنی نئی گاڑیاں 6 ماہ قبل سے اب تک خریدی گئی ہیں کب اور کن افسران کے لئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 18 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)اس وقت محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل 395 گاڑیاں زیر استعمال / موجود ہیں جن کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا گاڑیوں کے پٹرول مینٹی ننس اور مرمت کے اخراجات بابت

سال 2008 ماہانہ کی تفصیل بھی مندرجہ بالا فہرست میں درج ہے۔

(ج)چھ ماہ قبل سے اب تک صرف 30 ٹیوٹا کرولا (جی ایل آئی) گاڑیاں خریدی گئی ہیں جو

کابینہ کے معزز اراکین کے لئے ہیں اور کسی بھی افسر کے زیر استعمال نہ ہیں۔ تفصیل منسلکہ

"ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 نومبر 2009)</u>

<u>کوارٹرز 4/3 رومز کی الاٹمنٹ (Parent) سکیم میں شامل کرنے کی تفصیلات</u>

*3588:چودھری محمد اسد اللہ : <u>کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ</u>:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کوارٹرز کی اس وقت جاری پالیسی میں 4/3 روم کوارٹرز کی Parent سکیم کے تحت الاٹمنٹ کی سہولت نہ ہے؟

(ب)4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ کو Parent سکیم میں شامل نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت 4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ کو بھی Parent سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 29 مئی 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) درست ہے۔

(ب) 4/3 رومز کیٹیگری بی ایس 14 تا 17 کے ملازمین کے لیے مختص ہے جبکہ 4/3 رومز کیٹیگری کے گھروں میں گریڈ 17 اور اس سے بالا کے ملازمین بھی رہائش پذیر ہیں۔ ان ملازمین کے تبادلے لاہور سے باہر اور باہر سے لاہور ہوتے رہتے ہیں جس کی بناء پر ان ملازمین کو لاہور میں رہائش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بناء پر 4/3 رومز کیٹیگری کو Parent Concession Scheme میں شامل نہیں کیا۔

(ج) فی الحال حکومت 4/3 رومز کیٹیگری کو Parent Concession Scheme میں شامل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 نومبر 2009)

پنجاب پبلک سروس کمیشن میں اقلیتی کوٹہ کے ذریعے بھرتی کی تفصیلات

*3693: انجنیئر شہزاد الٰہی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پولیس میں انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی اسامیوں پر 2006، 2007 اور 2008 میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا؟

(ب کیا ان اسامیوں کے لئے کوئی اقلیتی کوٹہ مقرر تھا تو کتنے فیصد اس مختص کردہ کوٹہ پر بھرتی کئے گئے افراد کے نام، ولدیت، پتہ جات اور مقام تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں اگر کوئی اقلیتی امیدوار بھرتی نہیں کیا گیا تو اسکی وجوہات کیا تھیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)98-1997ء میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پولیس انسپکٹر کی اسامیوں کو Withdraw کر لیا۔اس لئے 2006ء تا 2008ء کے دوران پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انسپکٹر کی بھرتی کیلئے کوئی بھی ریکوزیشن وصول نہیں ہوئی۔تاہم اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی مندرجہ ذیل اسامیوں کی بھرتی کی گئی۔

سال	اسامیوں کی تعداد		بھرتی کی گئی اسامیاں	
	مرد	خواتین	مرد	خواتین
2006ء	386	416=30	386	415=29
2007ء	NIL		Nil	
2008ء	459	500=41	449	489=40

(ب)مندرجہ بالا اسامیوں کیلئے کوئی اقلیتی کوٹہ مقرر نہ تھا۔لہذا تمام بھرتی پولیس ڈیپارٹمنٹ کی ریکوزیشن کے مطابق اوپن میرٹ پر کی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2009)

کونسل آف کامن انٹریسٹ کے فیصلوں کے خلاف ریفرنسز کی تفصیلات

*3720:جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 153 کے تحت کونسل آف کامن انٹریسٹ قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آرٹیکل 154 کے سب آرٹیکل (5) کے تحت یہ Provided ہے کہ اگر صوبائی حکومت مذکورہ کونسل کے کسی فیصلہ سے Dissatisfied ہو تو وہ اس معاملہ کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو ریفر کر سکتی ہے جو جوائنٹ سیٹنگ میں فیصلہ کرے گی اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب نے پچھلے دو سالوں میں کوئی معاملہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو ریفر کیا ہے اگر ہاں تو مجلس شوریٰ نے کیا فیصلہ کیا اور کب، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)درست ہے۔

(ب)درست ہے۔

(ج)پچھلے دوسالوں میں کوئی معاملہ مجلس شوریٰ(پارلیمنٹ)کوریفر نہیں کیاگیا۔

(تاریخ وصولی جواب12اگست2009)

ضلع بہاول پور،بینوولینٹ فنڈمیں تعلیمی وظائف کی درخواستوں کی تفصیلات

*3727:جناب ذوالفقار علی:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یکم جنوری 2007 سے آج تک ضلع بہاول پور سے بینوولینٹ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب)آج تک کتنے Applicants کووظیفہ کی ادائیگی کردی گئی ہے اور کتنی درخواستیں کس کس دفتر میں کس بنأپر زیرالتوأہیں؟

(ج)کیاحکومت ضلع بہاول پور کی تمام وظیفہ کی درخواستوں کومکمل کرکے جلدازجلد وظیفہ جاری کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی16جون2009 تاریخ ترسیل 11جولائی2009)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)صوبائی بہبود فنڈز بورڈ دوحصوں پر مشتمل ہے۔حصہ اول برائے جریدی (گزٹیڈ)ملازمین اور حصہ دوئم برائے غیر جریدی(نان گزٹیڈ)ملازمین۔حکومت پنجاب کے تمام ملازمین ہر ماہ تنخواہ سے بہبود فنڈ کی مد میں 3فیصد کٹوتی کرواتے ہیں۔کٹوتی کی یہ رقم اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر کے ذریعے حصہ اول اور حصہ دوئم کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ موصول ہوتی ہے اور آمدنی اور خرچ کاحساب بھی الگ الگ رکھاجاتاہے۔حکومت پنجاب کے ملازمین اوران کے خاندان کے افراد کوبہبود فنڈ سے مندرجہ ذیل گرانٹس درخواست دینے پر جاری کی جاتی ہیں۔

1-ماہانہ امداد 2-شادی گرانٹ

3-تجہیزوتکفین گرانٹ 4-تعلیمی وظائف

5-الوداعی گرانٹ (صرف جریدی ملازمین کے لئے)

جریدی اور غیر جریدی ملازمین کی بہبود فنڈ سے گرانٹس کا تعین ان کی بہبود فنڈ کی کٹوتی سے حاصل ہونے والی رقم کے مطابق کیا جاتا ہے اور حکومت پنجاب اس سلسلے میں کوئی فنڈ، گرانٹ یا بجٹ فراہم نہیں کرتی۔اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ صوبہ پنجاب کے صرف جریدی (گزٹیڈ) ملازمین کی گرانٹس کے معاملات نمٹاتا ہے۔ غیر جریدی (نان گزٹیڈ) ملازمین کے معاملات متعلقہ ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میں نمٹائے جاتے ہیں۔

سال بہ سال درخواستوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 2007ء

کل درخواستیں (جریدی)	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے
613	46	1367
کل درخواستیں (غیر جریدی)	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے
1554	----	1554

2۔ 2008ء

کل درخواستیں (جریدی)	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے
1595	406	1189
کل درخواستیں (غیر جریدی)	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے
915	----	915

3۔ 2009ء

کل درخواستیں (جریدی)	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے
1650	983	667
کل درخواستیں (غیر	زیر التواء	وظائف جاری کیے گئے

جریدی)		
1414		

(درخواست ہائے کی پڑتال کی جارہی ہے۔ پڑتال مکمل ہونے پر ایسی درخواستہائے کی منظوری کے لئے ضلعی بہبود فنڈ بورڈ کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔

(ب)اس کا جواب جزوالف میں دے دیا گیا ہے۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ ہر سال تین اخبارات میں اشتہار برائے سکالرشپ دیتا ہے جس میں سکالرشپ کے حصول کے لئے تمام شرائط درج ہوتی ہیں۔یہ درخواست گزار کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی درخواست ہر لحاظ سے مکمل متعلقہ بہبود فنڈ بورڈ کو مقررہ مدت کے اندر بھجوائے۔متعلقہ بورڈ پہلے مکمل درخواستوں کے چیک جاری کرتا ہے اور بعد ازاں نامکمل درخواستوں پر ہمدردانہ غور کیا جاتا ہے اور متعلقہ درخواست گزار کو مراسلہ کے ذریعہ اعتراض کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے جواب موصول ہونے پر کیس پر قواعد کے مطابق دوبارہ غور کیا جاتا ہے۔اور اگر کیس مکمل ہو تو درخواست گزار کے نام چیک جاری کر دیا جاتا ہے ۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ نے اپنے اجلاس مورخہ 29-09-2009 میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ بالا سالوں کی درخواستیں برائے وظائف کے سلسلے میں متعلقہ درخواست گزاروں کو درخواست مکمل کرنے کے لئے ایک ماہ کا آخری نوٹس جاری کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 22اکتوبر 2009)

بہاولپور گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت مکانات کی تعمیر کی تفصیلات

*3728: جناب ذوالفقار علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول پور میں گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت مکانات کی تعمیر کیلئے زمین مختص کر دی گئی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ موقع پر صرف برجیاں لگی ہوئی ہیں مگر عملی طور پر کوئی Construction نہ ہوئی ہے ؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے تحت لاہور فیصل آباداور دیگر اضلاع میں مکانات کی تعمیر شروع ہو چکی ہے،اگر ایسا ہے توبہاول پور میں مکانات کی تعمیر شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2009 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ بہاول پور میں گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت مکانات تعمیر کے لئے 600 کنال زمین مختص کر دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ صرف باؤنڈری پر پلر لگے ہوئے ہیں اور کوئی تعمیراتی کام شروع نہیں ہوا۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس سکیم کے تحت لاہور میں مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔فیصل آباد میں سڑکیں وغیرہ زیر تعمیر ہیں۔اس کے بعد مکانات شروع ہونگے اور راولپنڈی میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے ٹینڈر طلب کئے جا رہے ہیں۔تعمیراتی کام فاؤنڈیشن کے ممبران سے وصول شدہ ماہانہ Contribution سے کئے جاتے ہیں اس کے لئے گورنمنٹ کوئی پیسہ نہیں دیتی۔لہذا اس محدود رقم کے ذریعہ پہلے لاہور کی سکیم مکمل کی جائے گی پھر فیصل آباد کی سکیم اور پھر راولپنڈی کی سکیم اور ملتان کی سکیم مکمل ہو گی اور بعد ازاں بہاول پور کی باری آئے گی۔سکیم مکمل کرنے کی ترجیح ریٹائرڈ ملازمین کے حساب سے ضرورت مکانات کے پیش نظر کی جاتی ہے۔فاؤنڈیشن چونکہ ریٹائرمنٹ پر گھر مہیا کرتی ہے۔لہذا 2010 تک ریٹائر ہونے والے ممبران کی تعداد یوں ہے:۔

1	لاہور	7123
2	راولپنڈی	2178
3	فیصل آباد	993
4	ملتان	454

5	گوجرانوالہ	510
6	سرگودھا	471
7	بہاول پور	369

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2009)

سال 09۔2008 کے دوران حکومت پنجاب کی طرف سے خرید وفروخت کردہ گاڑیوں کی تفصیل

*3859: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مالی سال 09-2008 میں پرانی گاڑیوں کو فروخت کیا تھا اگر جواب ہاں میں ہے تو اس فروخت سے کل کتنی رقم حکومت پنجاب کے خزانے میں جمع ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مالی سال 09-2008 میں نئی گاڑیوں کی خرید کی ہے؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی گاڑیاں خریدی گئیں، ان پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور کن کار ڈیلرز سے خرید کی گئیں، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 11 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 21 جولائی 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مالی سال 09-2008 میں 693 گاڑیاں نیلام کیں جس سے مبلغ 165792000 روپے حاصل ہوئے جو قومی خزانہ میں جمع کروا دیئے گئے۔

(ب) درست ہے۔

(ج)مالی سال2008-09 میں کل 30 عدد ٹیوٹا کرولا، جی ایل آئی1300 سی سی گاڑیاں خریدی گئیں جن پر کل رقم42.930 ملین روپے خرچ ہوئی-یہ گاڑیاں گیلپ ٹینڈر نوٹس کے ذریعے اخبارات میں شائع ہونے کے بعد ٹیوٹا گارڈن موٹرز سے کمپنی ریٹ پر خریدی گئیں-

(تاریخ وصولی جواب30 ستمبر 2009)

سال2008-09 کے دوران خرید کردہ گاڑیوں کی تعداد و تفصیل

*3869: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)حکومت نے2008-09 میں کتنی نئی گاڑیاں بشمول جیپ، ٹرک اور بس وغیرہ خریدیں، مکمل تفصیل مع Make، ماڈل، قیمت نیز کس کس ڈیلر سے لی گئیں؟

(ب) کیا مذکورہ گاڑیوں کی خرید کے لئے کوئی ٹینڈر جاری کئے گئے، کس کس اخبار میں اشتہارات چھپے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج)مذکورہ گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہیں اور کب سے؟

(تاریخ وصولی18 جولائی2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)حکومت پنجاب نے 324 نئی گاڑیاں بشمول کاریں(56)،ایمبولینس(96)، بسیں(31)، جیپیں(13)، منی بسیں(02)، منی ٹرک(01)، پک اپ(81)، روٹری سنو پلو(01)، ٹیوٹا ہائی ایس(04)، ٹیوٹا ہائی لکس(07)، ٹریکٹر(11)، ٹرک (04)، وین(12)اور ویل لوڈر(04) مبلغ864636000 روپے کی مختلف ڈیلرز

وکمپنیوں سے خریدی گئیں۔جن کی تفصیل تتمہ (الف)تا"ق "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مذکورہ گاڑیاں خریدنے سے پہلے باقاعدہ اخبار میں اشتہارات دیئے گئے تھے۔البتہ بعض محکمہ جات نے کچھ گاڑیاں مینوفیکچرنگ کمپنیوں سے براہ راست خریدیں جن کی تفصیل تتمہ "الف "تا"ق "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)تفصیل تتمہ "الف "تا"ق "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3نومبر 2009)

یکم جولائی 2008سے 30جون 2009تک سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*3938:راؤکاشف رحیم خاں: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف)یکم جولائی 2008سے 30جون 2009تک لاہور میں دوران کتنے سرکاری ملازمین /افسران کو میرٹ کے مطابق سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ؟

(ب)مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین /افسران کو آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی گئی ؟

(ج)مذکورہ مدت کے دوران ہارڈشپ کے تحت کتنے لوگوں کوالاٹمنٹ کی گئی ؟

(د)مذکورہ مدت کے دوران کتنے افراد کو above entitlement/ below entitlement الاٹمنٹ کی گئی ؟

(تاریخ وصولی 22جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12اگست 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)جن ملازمین /افسران کو میرٹ کے مطابق یکم جولائی 2008ء سے 30جون 2009ء تک سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں ان کی تعداد 106ہے۔

(ب)مذکورہ عرصہ میں 49آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئیں۔

(ج)مذکورہ مدت میں 38الاٹمنٹ ہارڈشپ سکیم کے تحت کی گئیں۔

(د)مذکورہ مدت میں 8 الاٹمنٹ Below Entitlements اور 3 Above entitlements کی گئیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3 نومبر 2009)

<u>ڈی ایم جی کے گریڈ 18 تا 20 کے افسران کی بیرون ملک روانگی کی تفصیلات</u>

*4111: <u>چودھری ظہیر الدین خان:</u> کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایم جی کے گریڈ 18 سے 20 تک کے 30 سے زیادہ افسر اس وقت بیرون ملک ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان افسروں کے نام، گریڈ، عہدہ، تاریخ روانگی بیرون ملک اور مقصد روانگی سے ایوان کو مطلع کیا جائے نیز یہ بتایا جائے کہ کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے مذکورہ افسران باہر گئے ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ افسران میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے کئی سال کے لئے بیرون ملک Jobs کر لی ہیں نیز ایسے افسران کے خلاف قواعد وضوابط کے تحت کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(د) کیا مذکورہ افسران میں سے ایسے بھی ہیں جو مستعفی ہو چکے ہیں یا طویل رخصت پر ہیں ان کی قواعد وضوابط کے تحت قانونی حیثیت کی وضاحت کی جائے؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2009 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سیکشن آفیسر سروسز۔ I ایس اینڈ جی اے ڈی صرف ڈی ایم جی گریڈ 18 سے گریڈ 22 تک کے آفیسرز کو "Deal" کرتا ہے اور اس وقت تقریباً آٹھ آفیسر ہیں جو بیرون ملک ہیں۔

(ب) جو افسران بیرون ملک گئے ہیں ان کے نام، عہدہ اور تاریخ روانگی حسب ذیل ہیں۔

(i) مسٹر نادر عقیل انصاری (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) کینیڈا تعلیم کیلئے گئے ہیں جن کی مدت تقریباً دو سال سے زائد ہے اور مورخہ 2008-08-15 تا 2010-10-30 بیرون ملک ہیں اور یہ مذکورہ آفیسر ز وفاقی حکومت کی اجازت سے چھٹی پر گئے ہیں اور انکی روانگی 2008-08-15 سے ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ د ی گئی ہے۔

(ii) مسٹر اقبال محمد چوہان (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) تعلیم کے سلسلہ میں چار سال کی چھٹی پر ہیں اور ان کی چھٹی 2008-02-01 سے ہے اور یہ بھی وفاقی حکومت کی اجازت پر چھٹی پر گئے ہیں اور انکی روانگی کی تاریخ 2008-02-01 ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) مسٹر عشرت علی (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) یہ آفیسر 913 دن کی چھٹی پر ہیں اور ان کی چھٹی مورخہ 2007-07-20 سے ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iv) مسٹر کامران علی افضل (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) تعلیم کے سلسلہ میں آسٹریلیا گئے ہوئے ہیں اور ان کی مدت چھٹی 2007-07-20 تا 2011-01-23 ہے اور یہ کہ مذکورہ افسر وفاقی حکومت کی اجازت سے چھٹی پر گئے ہیں ان کی تاریخ روانگی بیرون ملک 2007-07-20 ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(v) مسٹر ناصر محمود (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) بیرون ملک 1777 دن کی چھٹی پر ہیں ۔مذکورہ افسر وفاقی حکومت کی اجازت سے چھٹی پر گئے ہیں۔ انکی تاریخ روانگی بیرون ملک 2007-10-22 ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(vi) مسٹر محمد احسن رانا (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) چار سال کی چھٹی پر بیرون ملک ہیں ۔مذکورہ افسر وفاقی حکومت کی اجازت سے چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ انکی تاریخ روانگی بیرون ملک 2006-02-16 ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(vii) مسٹر طاہر علی (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) ضروری کام کے سلسلہ میں مورخہ 2006-04-14 کو بیرون ملک گئے تھے۔ اس وقت سے تا حال بیرون ملک چھٹی پر

ہیں اور انکی چھٹی مورخہ 2010۔04۔15 کو ختم ہو رہی ہے۔انکی تاریخ روانگی بیرون ملک 2006۔04۔14 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(viii) مس انیلہ سلمان (ڈی ایم جی، بی پی ایس 19) تعلیم کے سلسلہ میں یو ایس اے گئی ہوئی ہیں اور انکی چھٹی کی مدت تین سال ہے اور یہ کہ مذکورہ افسر وفاقی حکومت کی اجازت سے چھٹی پر گئے ہیں۔انکی تاریخ روانگی بیرون ملک 2008۔08۔05 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتری ریکارڈ کے مطابق ان میں سے کسی افسر نے بیرون ملک Job حاصل نہ کی ہوئی ہے۔

(د) دفتری ریکارڈ کے مطابق مذکورہ افسران میں سے کوئی بھی مستعفی نہ ہوا ہے۔ باقی طویل رخصت پر افسران کی وضاحت جواب (ب) میں کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)

ضلع حافظ آباد۔جہیز فنڈ کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*4184: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا ضلع حافظ آباد میں بہبود فنڈ سے جہیز فنڈ کے لئے ڈی سی او / چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ حافظ آباد کو سرکاری ملازمین کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں اگر ہاں تو جنوری 2007 سے اب تک کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام، مع عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل کیا ہے ؟

(ب) کیا مذکورہ عرصہ میں موصول شدہ درخواست دہندوں کو چیک جاری کر دیئے گئے ہیں اگر نہیں تو ان درخواست دہندگان میں سے جن کو چیک ابھی تک جاری نہیں کئے گئے اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل بیان کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) صوبائی بہبود فنڈ بورڈ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول برائے جریدی (گزٹیڈ) ملازمین اور حصہ دوئم برائے غیر جریدی (نان گزٹیڈ) ملازمین۔ حکومت پنجاب

کے تمام ملازمین ہر ماہ اپنی تنخواہ سے بہبود فنڈ کی مد میں سے 3 فیصد کٹوتی کرواتے ہیں۔ کٹوتی کی یہ رقم اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر کے ذریعے حصہ اول اور حصہ دوئم کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ موصول ہوتی ہے اور آمدنی اور خرچ کا حساب بھی الگ الگ رکھا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کے ملازمین اور ان کے خاندان کے افراد کو بہبود فنڈ سے مندرجہ ذیل گرانٹس درخواست دینے پر جاری کی جاتی ہیں۔

1-ماہانہ امداد 2-شادی گرانٹ

3- تجہیز و تکفین گرانٹ 4- تعلیمی وظائف

5-الوداعی گرانٹ (صرف جریدی ملازمین کے لئے)

جریدی اور غیر جریدی ملازمین کی بہبود فنڈ سے گرانٹس کا تعین ان کی بہبود فنڈ کی کٹوتی سے حاصل ہونے والی رقم کے مطابق کیا جاتا ہے اور حکومت پنجاب اس سلسلے میں کوئی فنڈ، گرانٹ یا بجٹ فراہم نہیں کرتی۔اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ صوبہ پنجاب کے صرف جریدی (گزیٹڈ) ملازمین کی گرانٹس کے معاملات نمٹاتا ہے۔ غیر جریدی (نان گزیٹڈ) ملازمین کے معاملات متعلقہ ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میں نمٹائے جاتے ہیں۔

سال بہ سال درخواست ہائے برائے جہیز فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ 2007ء

کل درخواستیں	زیر التواء	چیک جاری کئے گئے
137	----	137

2۔ 2008ء

کل درخواستیں	زیر التواء	چیک جاری کئے گئے
105	----	105

3۔ 2009ء (31 اکتوبر تک)

کل درخواستیں	زیر التواء	وظائف جاری کئے گئے

192	70	122

(یہ نامکمل / فریش درخواستیں ہیں تاہم انکی جانچ پڑتال کی جارہی ہے)

(ب)اس کا جواب جزو"الف"میں دے دیا گیا ہے۔تاہم **مکمل تفصیل منسلکہ** "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3نومبر 2009)

لاہور **مقصود احمد ملک**

20جنوری2010 سیکرٹری

نشان زدہ سوال نمبر 897 کا جواب

وزیر اعلیٰ

جناب ڈپٹی رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ لاہور نے عزت مآب جناب چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ لاہور کی منظوری سے بذریعہ چٹھی نمبری 13939 مورخہ 7 نومبر 2009ء (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مطلع فرمایا ہے کہ

(الف) لاہور ہائی کورٹ لاہور کی پرنسپل سیٹ کا دائرہ مندرجہ بالا کار چار اضلاع تک ہے جن کا حوالہ سوال نمبر (الف) میں دیا گیا ہے۔ جہاں تک اس رائے کا تعلق ہے کہ عوام کو لاہور ہائی کورٹ کی پرنسپل سیٹ تک پہنچنے کیلئے انتہائی مصائب سے گزر کر آنا پڑتا ہے۔ اس بنا پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان علاقوں کے عوام سفر کی جدید سہولتوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین (4) 198 آرٹیکل کے مطابق کسی بینچ کی تشکیل، ماسوائے ان اضلاع / علاقوں میں جہاں ہائی کورٹ کے بینچ پہلے سے موجود ہوں ، کابینہ اور لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی مشاورت سے گورنر کسی بھی جگہ ہائی کورٹ کا بینچ قائم کرنے کا تعین کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2009)

نشان زدہ سوال نمبر 2467 کا جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حکومت پنجاب نے تاحال 31 ٹاسک فورسز بنائی ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ ٹاسک فورسز صرف وزیر اعلیٰ کی طرف سے تفویض کردہ امور پر پالیسی بنانے میں متعلقہ محکمہ کی مدد کرتی ہیں۔

(ب) تمام ٹاسک فورسز وزیر اعلیٰ کے حکم سے بنائی گئی ہیں ان کے سربراہان ممبران کے نام عہدہ کے نوٹیفیکیشن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)ٹاسک فورسز کے چیئرپرسن و ممبران کی اکثریت ذاتی خرچہ پر مختلف میٹنگز کے لئے آتی ہے۔ تاہم سپورٹس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، انڈسٹریز، کیبنٹ ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی، فنانس اور ماحولیات سے متعلق چند پروفیشنلز کو اعزازیہ دیا جارہا ہے۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کارکردگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام ٹاسک فورسز کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2009)